© rasailojaraid.com

پر بلاجواز ظالمانہ حملے کیے۔ آپ نے بھی اپنے " پیش رو" کلنٹن کی طرح اس اعلان کی آڑ میں سی ٹی بی ٹی جیسے ذلت و رسوائی سے بھرپور معاہدے پر دستخطوں کے لیے پر تولے ہیں (جس سے آپ کو صرف چار ارب روپے کی بھیک مل تو جائے گی لیکن ہمیشہ کیلئے ملک کی خودداری اور حفاظت گنوا دی جائیگی)۔ یہ ملک میں جاری سیاسی، اقتصادی معاشی بحران سے توجہ ہٹانے کی خاطر اقدام کیا گیا ہے۔ نیز آپ کے پیش کردہ شریعت بل کی تشریح حکومت کے " لائق و ہونہار" مشیر اس انداز میں کررہے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ ملک میں کوئی نیا " دین الٰہی" تو اکبراعظم کی طرح تراشہ نہیں جارہا۔ اگر آپ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو پھر اس کے لئے راتوں رات عملی جدوجہد شروع کریں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے اختیارات بڑھانے کیلئے راتوں رات قانون میں ترامیم کیں۔ آپ ملک کی تمام سنجیدہ دینی، مذہبی جماعتوں کو اعتماد میں لیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ محض اعلانات اور ترامیم سے اسلام نافذ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ سب سے پہلے ملک میں طبقاتی نظام کو ختم کرنا چاہئیے۔ اور ایک ایسا معاشرہ قائم ہونا چاہئیے جو کسی فرد واحد کی امریت کی زد سے باہر ہو۔

محترم نواز شریف صاحب! اسلام کیسے نافذ ہوسکتا ہے۔ تو یہ ذرا پڑوسی ملک افغانستان جاکر طالبان کی شرعی حکومت ملاحظہ فرمائیں، جہاں پر حقیقی معنی میں آپ کو خلافت راشدہؓ کی جھلک دیکھنے کو ملے گی۔

حکومت کے نفاذ شریعت کے اعلان پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے نہایت محتاط انداز میں ملا جلا رد عمل ظاہر کیا ہے۔ جو شریک اشاعت کیا جارہا ہے۔ جسمیں قرآن وسنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے پر تحسین بھی ہے اور خدشات بھی۔ پھر ابھی سے ان خدشات کا ظہور بھی شروع ہوچکا ہے۔ اسلام دشمنوں نے جس انداز میں نفاذ شریعت کے اعلان پر غوغا آرائی اور طوفان بدتمیزی شروع کردی ہے تو نہ ہم اسکے حق میں ہیں اور نہ اسلام کو سیاست کیلئے ہمیشہ کیطرح اس بار بھی استعمال کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ ایک پل صراط جیسا نازک موضوع ہے۔ جس پر مولانا مدظلہ نے اپنے بیان میں توازن کے ساتھ چلنے کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اور یہی جمعیت اور ہمارے ادارے کی پالیسی ہے۔ (ادارہ)

وزیراعظم کے اسلامی آئینی ترمیم کے اعلان پر مولانا سمیع الحق صاحب کا رد عمل

جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق صاحب نے وزیراعظم نواز شریف کے قرآن وسنت کے سپریم لاء بنانے کے اعلان کا بحیثیت مجموعی خیر مقدم کیا ہے مگر ساتھ ہی مطالبہ کیا ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس آئینی ترمیمی بل کو طول طویل دورازکار طریق کار اور ضوابط وقواعد کے رحم وکرم پر نہ چھوڑا جائے بلکہ جس طرح چودھویں آئینی ترمیم میں اپنے اختیارات کو بڑھاکر صدر کے اختیارات سلب کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر راتوں رات ترمیم منظور کرائی گئی ایسے ہی ہنگامی بنیادوں پر اس بل کو منظور کرایا جائے کیونکہ قرآن وسنت کی بالادستی سے کونسے مسلمان ممبر کو انکار ہوسکتا ہے؟ اگر ایسا نہ ہوسکا تو ہم سمجھیں گے کہ یہ صرف ایک " لولی پاپ" ہے اور نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ مولانا سمیع الحق صاحب یہاں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں علماء اور کارکنوں سے اپنے ابتدائی ردعمل کا اظہارکررہے تھے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت کی اصولی پالیسی اور سیاست کا محور نفاذشریعت ہی رہا ہے اور مارشل لاء دور میں بھی ہم نے صرف اسلامی اقدامات کی تائید کی ہے۔ اور جونیجو کی نان پارٹی سسٹم اسمبلیوں میں بھی شریعت بل پیش کرکے ایک طویل جنگ لڑی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اسمبلیوں میں ہمیں تلخ تجربہ ہوا ہے اور ہمارے پیش کردہ شریعت بل کو دس بارہ سال تک اسمبلیوں نے کمیٹیوں کے ذریعے لٹکائے رکھا اور جب نوازشریف نے مجبوراً اسے منظور بھی کردیا تو اسکی ہوا ایسی نکال دی کہ وہ کسی تبدیلی کا ذریعہ نہ بن سکا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ آئینی ترمیمی بل کو اصل شکل میں دیکھنے کے بعد حقیقت معلوم ہوگی۔ کہ کہیں ایک ہی سانس میں بالادستی کے دفعات کو اگلے دفعات میں کالعدم تو نہیں کردیا گیا جیسا کہ پہلے پاس شدہ شریعت بل میں پہلے دفعہ میں قرآن وسنت کی بالادستی کا ذکر ہے مگر اس کے فوراً بعد یہ قدغن لگادی گئی کہ بشرطیکہ اس سے موجودہ مروجہ سیاسی نظام کا سارا ڈھانچہ، اقتصادی نظام اور عدالتی نظام متاثر نہ ہو تو ایسا کرنا ایک ہی سانس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار اور پھر اسکی نفی کے مترادف ہوگا۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ اسلامی نظام کی طرف اگر نوازشریف خلوص دل سے قوانین، اور آئینی ترامیم یا آرڈیننسوں کے ذریعہ کسی طرح بھی پیش رفت کریں گے تو بحیثیت مسلمان اور ایک دینی جماعت کے ہم اس کا خیرمقدم کریں گے۔ مولانا سمیع الحق صاحب نے کہا کہ مجھے پرسوں علی الصباح ۲۶ اگست کو صدر پاکستان جناب رفیق احمد تارڑ صاحب نے نیند سے جگاکر ٹیلی فون پر خبر دی اور فرمایا کہ میں یہ مژدہ سب سے پہلے آپ کو سنانا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں کہا کہ آپ کی موجودگی کو ہم نیک فال سمجھتے رہے ہیں اگر واقعی کوئی عملی قدم اٹھتا ہے تو اس میں آپ کا بھی بڑا حصہ ہے اور آپ مبارکباد کے مستحق ہوں گے۔ مگر اللہ کرے کہ یہ صرف " لولی پاپ" اور ماضی کی طرح خوشنما وعدے نہ ہوں بلکہ عملاً معاشرہ میں انقلاب کا ذریعہ بن سکے کیونکہ ہم خوشنما وعدوں اور محض ظاہری اعلانات کے ڈسے ہوئے ہیں۔

© rasailojaraid.com